52800 ـ كيا حلال ذبح كا دعوى كرنے والے غير مسلم قصائى سے گوشت خريد ليا جائے ؟

سوال

اگر كوئى غير مسلم قصائى دعوى كرے كہ وہ گوشت اور مرغى حلال فروخت كرتا ہے تو كيا اس سے خريدارى كرنا جائز ہے؟
اور اگر ہمارے دوست و احباب اس سے گوشت خريدتے ہيں تو كيا ہمارے ليے يہ گوشت كھانا جائز ہے؟
يہ علم ميں رہے كہ ہمارے علاقے ميں مسلمان بھائيوں كى نگرانى ميں دو دوكانيں ہيں جو حلال گوشت فروخت كرتى ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

بہتر اور افضل تو يہى ہے كہ آپ اپنى ضرورت كا گوشت مسلمانوں سے خريديں؛ اس ميں زيادہ احتياط اور شك سے بچنے كا احتمال ہے، اور پھر اس ميں مسلمانوں كے ساتھ معاملات ميں معاونت بھى ہے جس كى انہيں يورپ جيسے ممالك ميں رہتے ہوئے ضرورت بھى ہے، پھر اس ميں بھى كوئى شك و شبہ نہيں كہ مسلمان شخص كو تجارتى نفع دينا كسى دوسرے كى بنسبت زيادہ بہتر اور افضل ہے.

اور مسلمان شخص كو اتنا ہى كافى ہے كہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائيوں كے ساتھ ايمانى رابطہ كى تجديد كو محسوس كرے اور اس كا شعور اجاگر ہو، اور يہ شعور اس وقت اجاگر ہوتا ہے جب كفار كى ملكيت دوكانوں سے دور رہا جائے اور انہيں ترك كيا جائے، اور ہو سكتا ہے يہ زيادہ قريب بھى ہو، اور ريٹ بھى دوسروں سے كم ملے، اس ليے اسے اپنى دينى بھائيوں سے خريدارى كرنى چاہيے.

آپ اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (9205) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

اگر وہ غير مسلم قصائى اہل كتاب كے علاوہ كسى اور دين سے تعلق ركھنے والوں ميں سے ہے تو اس كا ذبيحہ حلال نہيں، ليكن اگر وہ اہل كتاب سے تعلق ركھتا ہے ؛ يعنى يہود يا عيسائى ہے تو اس كا ذبيحہ حلال ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اہل علم اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال ہونے پر متفق اور جمع ہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے المآئدۃ (5).

یعنی ان کے ذبح کردہ جانور، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں: طعامہم سے مراد ان کے ذبح کردہ جانور ہیں).

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (13 / 293).

پھر ہمیں تو ان سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں کہ انہوں نے کس طریقہ سے ذبح کیا ہے؛ کیونکہ اصل میں تو ان کا ذبح صحیح ہے، کیونکہ وہ اس کے اہل ہیں. مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20805) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے:

کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے کہ نہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم بسم اللہ پڑھو اور کھالو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5507).

میں کہتا ہوں (یہ کلام شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی ہے): وہ ابھی نئے نئے مسلمان تھے؛ یعنی (وہ) ابھی وہ اسلام میں جدید تھے، انہیں علم نہیں تھا کہ آیا انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے کہ نہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم بسم اللہ پڑھ کر کھالو"

چاہیے ہمیں علم نہ ہو کہ اس (ذبح کرنے والے) نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؛ اسی طرح اس کا کھانا مباح ہے، اگرچہ ہمیں یہ علم نہ ہو کہ اسے صحیح طریقہ کے ساتھ ذبح کیا گیا یا غیر صحیح طریقہ پر؛ کیونکہ صادر ہونے والا فعل جب اس کے اہل سے صادر ہو تو اصلا وہ صحیح اور نافذ ہوتا ہے، لیکن اگر کوئی دلیل مل جائے تو پھر نہیں.

لہذا اگر ہمارے پاس کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کا ذبح کیا ہوا گوشت آ جائے تو ہم اس کے متعلق سوال نہیں کرینگے، اور یہ نہیں کہیں گہ یہ کس طرح ذبح کیا گیا؟ اور نہ ہی یہ کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں ؟

جب تك اس كے حرام ہونے پر كوئى دليل قائم نہ ہو جائے وہ حلال ہے؛ اور يہ اللہ تعالى كى طرف سے آسانى اور رحمت ہے.

ديكھيں: لقاءات الباب المفتوح (1 / 77) اختصار كے ساتھ.

تو اس سے يہ پتہ چلا كہ آپ كا اس دوكان سے خريدارى كرنا، اور اس سے خريدارى كرنے والے شخص كے ہاں سے كھانے ميں كوئى حرج نہيں، اور جب تك آپ كو يہ يقين نہ ہو جائے كہ اسے غير شرعى طريقہ پر ذبح كيا گيا ہے، آپ كو اس كى ضرورت نہيں كہ اس كے ذبح كا طريقہ معلوم كريں، مثلا بجلى كا جھٹكا لگا كر ذبح كرنا، يا كوئى اور غير شرعى طريقہ.

جيسا كہ بيان كيا جا چكا ہے كہ اولى اور بہتر يہى ہے كہ مسلمان كى دوكان سے خريدا جائے.

اللہ تعالى ہى توفيق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .